دیباچہ

اشفاق احمد متنوع الجہات شخصیت کے حامل ہیں۔ افسانہ نگار، ڈراما نگار، ہدایت کار، صداکار، کالم نگار ہونے کے ساتھ ساتھ وہ ماہر سماجیات، ماہر روحانیات اور ماہر اخلاقیات بھی ہیں۔ ان کی تخلیقی شخصیت مصلح قوم کی سی حیثیت رکھتی ہے۔ ان کی تمام تر علمی و ادبی خدمات کا مقصد عوام کی بھلائی اور معاشرے کی اصلاح رہا ہے۔ زیرِ نظر مقالے میں ''اشفاق احمد کے افسانوں کا اخلاقی تناظر'' پیش کیا گیا ہے اور اس کا مقصد عوام کے سامنے ان کی تمام کاوشوں کی تشریح و توضیح کرنا ہے تاکہ اشفاق احمد کا مقصدِ حیات پایۂ تکمیل تک پہنچ سکے۔ اس مقالے کو پانچ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے اور چھٹا باب محاکمے پر مشتمل ہے۔

پہلے باب ''اشفاق احمد (ایک تعارف)'' میں اشفاق احمد کے بارے میں بنیادی معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ ان کی تاریخ پیدائش، تعلیم، خاندان، ملازمت، ادبی رسائل کی ادارت، علمی اور ادبی مجالس کی رکنیت، اعزازات اور علمی و ادبی خدمات کا مختصراً جائزہ پیش کیا گیا ہے اور ان کی تمام تصانیف اور تالیفات کا تعارف بھی بیان کیا گیا ہے۔

دوسرے باب میں فلسفہ اخلاق اور اس کے بنیادی مباحث کی وضاحت پیش کی گئی ہے اور مختلف مذاہب میں موجود اخلاقی پہلوؤں کا جائزہ لینے کے ساتھ ادب اور اخلاقیات کی وضاحت بھی تحریر بھی لائی گئی ہے۔

تیسرے باب میں ''اشفاق احمد کے عمومی اخلاقی تصورات'' کا جائزہ پیش خدمت ہے۔ اس باب میں ان کی تمامتر کتابوں اور انٹرویوز، پروگرامز، تحریروں اور تقریروں میں موجود اشفاق احمد کے اخلاقی تصورات بیان کئے گئے ہیں۔ اس باب میں مذہب، تصوف، معاشرت، معیشت اور انفرادی اخلاقیات کے تصورات بھی موجود ہیں۔

چوتھے باب میں اشفاق کے افسانوں میں موجود اخلاقیات کا تناظر پیش کیا گیا ہے۔ اس باب میں اشفاق احمد کے چھ افسانوی مجموعوں ''ایک محبت سو افسانے، گڈریا۔ اُجلے پھول، سفر مینا، صبحانے فسانے، ایک ہی بولی۔ پھلکاری، طلسم ہوش افزاء اور دیگر افسانے'' کا اخلاقی جائزہ لیا گیا ہے۔ اس مقالے کے پانچویں باب ''ہمارا معاشرہ'' میں ''اشفاق احمد کے افسانے اور مثالی معاشرہ'' پر ماحصل بحث مرقوم ہے۔ اس باب میں معاشرے کی تعریف اور تصورات بیان کئے گئے ہیں اور اشفاق احمد کے افسانوں میں موجودہ معاشرے کے تصورات کو وضاحت سے پیش کیا گیا ہے۔ موجودہ معاشرے کی تمام خامیوں اور کمزوریوں کی پیشکش کے ساتھ ساتھ ان کی روک تھام کیلئے اشفاق احمد کا مثالی معاشرہ پیش کیا گیا ہے۔

چھٹا باب محاکمہ ہے۔ جس میں درج بالا تمام ابواب کا طائرانہ جائزہ بیان کیا گیا ہے۔

خدا کا خوف حکمت شروع ہے، سب سے پہلے میں شکرگزار ہوں اس رب الرحیم کی مبارک ذات کا جس نے ہر لمحہ، ہر جاء میرے ہر کام میں میرے لئے آسانیاں پیدا کیں۔ میری کامیابی اس کا کرم ہے۔ میں اس کی رحمتوں کے در پر سربسجود ہوں۔

یسوع مسیح کا نام میری زندگی میں برکتوں کا وسیلہ ہے۔ شکر ہو ان کی ساری شفاعت اور مسیحائی کے لیے۔ الفاظ میں ان کی قدرت کا بیان ناممکن ہے، ان کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ میرا دل ان کی شکرگزاری سے بھرا ہے۔

باپ کی شفقت ہر انسان کی زندگی میں سائباں کی سی حیثیت رکھتی ہے لیکن میرے لئے تو سائباں ہی میرے والد محترم کی ذات ہے۔ میری تعلیم کے حصول میں کلاس رسپشن سے لے کر پی۔ایچ ڈی کے سفر تک ان کے تعاون، مدد، راہنمائی، اعتماد، حوصلہ افزائی نے ہمیشہ مجھے تقویت دی۔ مجھے تو یہ ساری ڈگریاں اپنی نہیں ان ہی کی لگتی ہیں۔ میری کامیابی کے روح رواں میرے ابو ہی ہیں۔ ان کا وجود میرے لیے باعث اطمینان ہے۔ میری تعلیم و تربیت کا سارا کریڈٹ ان کو جاتا ہے۔ اب بھی یوں لگتا ہے کہ اس ڈگری کے حصول کے بعد ڈاکٹر نورین کھوکھر نہیں بلکہ ڈاکٹر یعقوب کھوکھر ہونا چاہیے۔

میری ''ماں'' کا وجود میری ہر تھکن کو سمیٹتا اور ان کی دعائیں میری راہ میں پھول بکھیرتی ہیں۔ جب بھی میں گھر سے باہر ہوتی ہوں اپنی ماں کی دعاؤں کے ہالے میں رہتی ہوں تبھی تو ہر قدم پر مجھے فرشتوں سے واسطہ رہتا ہے۔ یہ سب میری ماں کی دعاؤں کا اثر ہے۔ اپنے والدین کی تمام محنت، ریاضت، خدمت، محبت اور عزت کے لیے میں دل سے شکر گزار ہوں۔

اساتذہ روحانی والدین بھی ہوتے ہیں اور پیغمبری بھی کرتے ہیں۔ مجھے بھی ایسے ہی استاد ڈاکٹر سعادت سعید کے روپ میں ملے۔ مقالے کے تمام رموز و نکات پر ان کی گہری نظر تھی اور مجھے بھی آنکھ جھپکنے کی اجازت نہیں تھی۔ اس مقالے کی تکمیل کے ہر مرحلے پر ان کی راہنمائی اور حوصلہ افزائی کے لیے میں دل سے ان کی شکر گزار ہوں۔

صدر شعبہ اردو گورنمنٹ کالج لاہور ڈاکٹر شفیق عجمی اپنے نام سے عین موافقت رکھتے ہیں۔ اس مقالے کی تکمیل کا باعث ان کی شخصیت ہے۔ مقالے کی مختلف موضوعات سے لے کر ماخذ اور مصادر تک ان کی مشاورت شامل رہی۔ ان کی راہنمائی اور تعاون کے بغیر اس مقالے کی تکمیل ناممکن تھی۔ میں دل سے ان کی سپاس گزار ہوں۔

میں ڈاکٹر خواجہ محمد ذکریا کی دل سے شکر گزار ہوں کہ انہوں نے بے پناہ مصروفیت کے باوجود مجھے وقت دیا اور اشفاق احمد کے بارے میں مفید معلومات دیں۔

صدر شعبہ اردو پنجاب یونیورسٹی ڈاکٹر فخر الحق نوری نے مجھے اپنے مفید مشوروں سے نوازا۔ میں ان کی بھی شکر گزار ہوں۔

میں ڈاکٹر سی جے ڈوباش ایگزیکٹو وائس ریکٹر ایف سی کالج کی دل سے شکر گزار ہوں۔ انہوں نے اس مقالے کے آغاز سے تکمیل تک میری بہت حوصلہ افزائی کی۔ ڈین آف سٹوڈنٹس شیرل برک کے تعاون کے لیے بھی شکر گزار ہوں۔

صدر شعبہ اردو ایف سی کالج یونیورسٹی لاہور پروفیسر عتیق انور کی مسلسل معاونت نے مقالے میں پیش آنے والی ہر مشکل کو دُور کیا۔ مواد کی فراہمی اور دستیابی میں خصوصی مدد فرمائی۔ شعبہ جاتی امور کی انجام دہی میں مکمل تعاون کیا۔ اگر ان کی طرف سے یہ سہولتیں مجھے نہ ملتیں تو شاید یہ مقالہ مکمل نہ ہو پاتا۔ میں دل سے ان کی شکر گزار ہوں۔

صدر شعبہ ابلاغیات ڈاکٹر سلیم عباس اور فراست جبیں کے مفید مشورے بھی مقالے کی تکمیل میں کام آئے ہیں ان کی بھی شکر گزار ہوں۔ صدر شعبہ اردو (کالج سائیڈ) ایف سی کالج لاہور صفدر نعیم کی معاونت بھی میرے لئے حوصلے کا باعث بنی۔ وہ بھی شکریہ کے مستحق ہیں۔

میں مسز فرحت سعادت سعید کی محبت اور میزبانی کے لیے بھی دل سے شکر گزار ہوں انھوں نے ہمیشہ مجھے پرخلوص انداز سے وقت بے وقت خوش آمدید کہا۔

میرے شعبہ اردو کے قابلِ احترام کولیگز ڈاکٹر اختر شمار، ڈاکٹر علی محمد خان، ڈاکٹر غفور شاہ قاسم، ڈاکٹر اشفاق ورک، ڈاکٹر محمد طاہر کی طرف سے مدد اور تعاون کیلئے میں ان کی دل سے شکر گزار ہوں۔ پروفیسر عابدہ بتول کی محبت اور عقیدت کیلئے بھی ان کی شکر گزار ہوں۔

ثاقب سلیم نے اخبارات کی فراہمی میں میری مدد کی۔ ان کا بہت بہت شکریہ۔ محسن علی رتھ نے رسائل کی دستیابی میں میرا بہت ساتھ دیا۔ سعدیہ خالد، عائشہ فیاض، عرفان، متین، عمیر ذیشان، منان چوہدری اور عمار گل نے اشیاء کی دستیابی میں مدد کی، ان کا بھی شکریہ، میاں مسعود، بانو قدسیہ کے اسسٹنٹ نے اشفاق احمد کی ذاتی لائبریری سے بہت سی معلومات فراہم کیں۔ ان کا بہت شکریہ۔ پنجاب یونیورسٹی، اورینٹل کالج کے چیف لائبریرین اور محمد یونس صاحب، جناح لائبریری کی مس خوشی، پنجاب پبلک لائبریری، مغربی پاکستان اردو اکیڈمی کے محمد رمضان صاحب، گورنمنٹ کالج لاہور کے محمد زاہد اور ایف سی کالج لاہور سے میڈم بشریٰ جسوال، جیکب لعل دین، بوئنر فریڈرک اور دیگر تمام لائبریرین کے تعاون کا بے حد شکریہ۔

محترمہ بانو قدسیہ کی محبت اور ان کے بیٹے انیق احمد کے تعاون کیلئے بھی شکر گزار ہوں۔

باجی رانی اور بھائی جاوید نے ہمیشہ ہر مرحلے پر میرا ساتھ دیا اور میرے لیے دعا کی۔ ان کی محبت کا بہت شکریہ۔ اپنے ماموں مقصود گوہر کی دعاؤں کے لیے بھی شکر گزار ہوں۔ شمیم اور عمران بھائی نے ہمیشہ اچھے دوستوں کے سے فرائض سرانجام دیئے ان کی عقیدت بھی شکریہ۔ تسنیم اور شاہد بھائی نے ہمیشہ میری حوصلہ افزائی کی۔ ان کی فکر کا بے حد شکریہ۔ یاسمین اور دانیال نے پردیس میں رہ کر میری ہمیشہ دیکھ بھال کی۔ ان کے پیار کا بہت شکریہ۔ ''راج'' کی مدد اور تعاون کے بغیر میرا ہر کام ادھورا ہے۔ میرے کام کے لیے سازگار ماحول فراہم کرنا، میری شخصیت کو منظم رکھنے میں اس کی محبت اور ایثار شامل ہے۔ اس کی خدمت میں تہہ دل سے اس کی شکر گزار ہوں۔ ''فاروق'' نے مقالے کے ہر مرحلے پر میرا ساتھ دیا اور میرے کاموں کا بوجھ بانٹا۔ اس کی محبت کے لیے بہت شکریہ۔ ''قدوس'' نے میرے کاموں میں ہر طرح سے آسانی فراہم کی۔ اس کی عقیدت کے لیے بہت شکر گزار ہوں۔ ''شاہا'' نے ہمیشہ میرے لیے دعا کی۔ اس کی عبادت کا بہت شکریہ۔ باجی ادیبہ، باجی وحیدہ اور کاشفہ بھابی کی محبت نے مجھے ہمیشہ ذہنی سکون فراہم کیا، میں ان کے اس پیار کے لیے دل سے شکر گزار ہوں۔ داؤد اور سلیمان نے ان مصروف ایام میں میرے بہت سے کام کیے۔ میں ان کے لیے شکر گزار ہوں۔ شہ زور، عیشا، فجر، عظمیٰ، تاجور، سنیناں، خضر اور ابراہام کی مسکراہٹوں اور پیار کے لیے ان کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ میں سمیرا رشید، سحر منصور اور فاخرہ پروین کی دعاؤں کے لیے بھی شکر گزار ہوں۔

آخر میں شکریہ ادا کرتی ہوں زبیر بھائی کا جنہوں نے اس مقالے کی کمپوزنگ کا کام تندہی اور محنت سے کیا۔ ان کی تمام کاوشوں کے لیے ان کا شکریہ۔

اس مقالے کی تکمیل میرے لیے خواب کی تعبیر سے کم نہیں اور بہت کم لوگوں کے خواب سچ ہوتے ہیں۔ میں خوش نصیب ہوں کہ مجھے رب کریم کی رحمت سے اس قدر پرخلوص معاونین ملے جنہوں نے میرے ساتھ مل کر اس خواب کو تعبیر دی۔ ان سب کا تہہ دل سے شکریہ۔